19



REGISTERED No 783
سنہ ۱۹۳۱ء
1951
LUCKNOW
OUDH PUNCH
اودھ پنچ
1931
क़ीमत पेशगी
सालाना ५
छमाही ३
तिमाही २
M B KHAN ARTIST LUCKNOW

پانچسو روپیہ انعام

صاحبان کی بنائی ہوئی سفید کو ڈھ یعنی برص کی عجیب دوائی تین دن میں پورا آرام۔
اگر سیکڑوں حکیموں، ڈاکٹروں، ویدوں، مشتہر بازوں کا علاج کرکے ترش [illegible] ہوں تو اس دوائی کو استعمال کرکے صحت حاصل کریں۔ ہنسکو بے فائدہ ثابت کرنے پر [illegible] روپیہ انعام [illegible] کا ٹکٹ لگوا کر [illegible]
قیمت صرف [illegible] روپے (عہ)

الکمل [illegible] نمبر ۲۰ پوسٹ کٹری سرائے گیا

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی کا منظوم سفرنامۂ عراق عجیب و دلچسپ نظم ہے جسے شاعری کی [illegible] استادی سے فائدہ اٹھائیے قیمت فی جلد [illegible] ٹکٹ بھیجیے یا وی پی اور منی آرڈر بھیجئے۔

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ بابت سنہ ۱۹۳۰ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں۔ یہ مجلدات ذخائر علم و ادب و ظرافت و سیاست سے مالامال ہیں۔ ہر کتب خانے میں محفوظ رہنا چاہئیں۔ ماسوا اسکے دیگر سنین ماضیہ کے بھی مکمل فائل برائے فروخت موجود ہیں فرمائش بھیجیے۔

اودھ پنچ ہر دل عزیز پرچہ ہے۔ اسمیں اشتہار دے کے فائدہ اٹھائیے۔

منیجر

چند دلچسپ نظم کتابیں

ان کتابوں کی زبان علم [illegible] قابل [illegible] مذہب [illegible] ہے۔

بچوں کے کلام [illegible] قیمت [illegible]
بچیوں کے کلام [illegible] کتاب بچیوں کو سکھائے گئے ہیں قیمت [illegible]
زبستان [illegible] صفحات کا مجموعہ مختلف بحروں میں اخلاقی نتائج [illegible] قیمت [illegible]
دلچسپ نظمیں۔ بچوں کا دل بہلاو [illegible] قیمت [illegible]
سلیس نظمیں۔ [illegible] کی نظمیں [illegible] قیمت [illegible]

[illegible]

المشتہر

ناظم انصاری [illegible] بمبئی نمبر [illegible]

توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں [illegible] اودھ پنچ [illegible]
[illegible]

(قواعد و ضوابط)

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال میں پیشگی لی جاتی ہے۔
(۲) [illegible] سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کیجائے گی [illegible] سالانہ قیمت لی جائے گی۔ [illegible]
(۳) [illegible] قیمت [illegible] سالانہ خریداروں سے قیمت [illegible] اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرادیں [illegible]
(۴) [illegible]
(۵) [illegible]
(۶) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

پر یہ بزم صورت سالہ منائی کی مثل
جنت آہنگ نفرت حبو شتاق ہے
دیکھ اور مجبور لست آہ پا رنگ کے تل
آئینہ تیرا فلک تاب مہر بر عاق ہے
نغمہ مضراب دست بستہ زنجیر عقل
مودیا ہے فراق سیلی و خلاق ہے

بعض اوقات ہی کہ دیا کہ صاحب مقالہ کے سوا کوئی شخص ان مطالب عالیہ کو سمجھ نہیں سکتا۔ یا سواد سامعین شاید اسے حامی ہونے کا ذہن اشیرات پر کس طرح گوارا کریں انھوں نے بھی کہا ہے۔ وہ کیا مقامات عالیہ ہیں اسے کہتے ہیں فلسفیانہ شاعری اسے کہتے ہیں سخن اسلام۔ ہمارے نزدیک آرزو صاحب نے اقبال کے تتبعین کی سادہ اختیار کی ہے اسے شاعرانہ تفنن سمجھئے۔ شک و شبہ کی صورتیں اس وادی میں بھی انشاء اللہ نکلیں گی گھبرانا بے نہیں۔ انھوں نے تلاش الفاظ کی مشق کے طور پر یہ راہ پہلے اختیار کی ہوگی۔ جب اطلاع کامل ہو جائے گی تو غالب یہ روہ تقید و تکلف جاتا رہے گا۔ اسے چلنے دیجئے اور ہوا دیجئے فلسفیانہ غزل گوئی کا جو طرز اور پیچ ہوا کی تقلید پر ہر شخص قادر نہیں ہو سکتا ہے کہ خالی ہو تو سمجھئے آرزو صاحب کے عنوان طبیعت کی تقلید کچھ تو سبب ہے مجبوب نہیں کہ ضرورت ہی کیا ہے۔ اور کچھ اس وجہ سے کہ مشکل ہے۔ اگر آرزو صاحب کو فارسی عربی سے نفرت ہوتی تو کیا اپنا تخلص بدل ڈالتے۔

معروف اسکافی کا قصہ

(دنیا رسالہ)

حتی یجی العلہ

شب کو وہ طارق صن نے آرام کیا۔ صبح کو نماز کے تمام کیا۔ میاں معروف پہلے دربار میں شہر کے سلام کو گئے آواز دی اسے کوئی حاضر ہے۔ نوکر چاکر غلام خدمتگار دوڑے حکم دیا خزانچی کو بلاؤ۔ خزانچی لرزتا کانپتا حاضر ہوا اور ... پڑھتا

حاضر ہوا۔ اسلیے کہ خبر لگی ہیں یہ برکت کے سوا اور کچھ نہ تھا مگر بیش حکم کی تعمیل واجب و لازم صاحب نے حسب معمول خلعت جوڑے بانٹے انعام اکرام تقسیم کرنے کا حکم جاری کر دیا۔ دیکھو یہ وزیر اعظم صاحب تشریف رکھتے ہیں انکے لیے ستر پارچے کا خلعت ہونا چاہیے۔ شمشیر مرصع سرپیچ جیغہ کلغی بھی ہو اور جواہر خانہ بھی۔ یہ اپنی دستور ثانی بجا لائیں گے کہ پچاس پارچے کا خلعت لے۔ یہ بھی کیا یاد کریں گے۔ جشن شادی کی تقریب میں علی قدر مراتب انعام کی بخشش نے باسا خزانہ خالی کر دیا۔ صورت حال یہ جناب کی صحبت میں تشریف لے گئے خزانچی حضور یا ہی میں درست عرض ہے کہ خزانہ تمت اب صرف دس روز کے مصارف واسطے جشن سے بچ رہے ہیں جب اس خالی کوٹھڑیوں میں قفل لگا دیا جائے گا اور تمام کاروبار معطل ہوگا۔ اب تو جناب شاہی کو بھی کسیقدر تردد پیدا ہوا۔ وزیر سے فرمایا: نواب صاحب میرے داماد کا مال تو ابھی تک نہیں آیا۔ وزیر اطلاعات جواب میں ... تو سہی۔ واقعی اگر دس روز کی اور دیر ہوئی تو بہت مشکل کا سامنا ہوگا۔

وزیر مسکرایا اور کہنے لگا: خداوند جہاں معدوم چیز بھی تلاش کی محتاج ہوتی ہے قبلۂ عالم کے نمک کی قسم یہ بالکل مکر و فریب ہے۔

بادشاہ: کیا تمھیں کوئی تدبیر بھی معلوم ہے جس سے مکر و فریب کا راز کھل جائے؟

وزیر: ہاں ایک تدبیر ہے اگر شاہزادی صاحب چاہیں تو خلوت کے وقت بحیلہ و تدبیر نسوانی کرکے اپنے شوہر کا راز پوچھ سکتی ہیں۔

بادشاہ: دیکھیں میں شہزادی سے کہتا ہوں۔

شہزادی صاحب طلب ہوئیں وزیر پس پردہ کھڑا ہوا۔

شہزادی: حضور نے کنیز کو کس لیے یاد فرمایا ہے؟

بادشاہ: تم سے کچھ نواب صاحب عرض کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر: عالیجاہ! حضور بخوبی واقف ہیں کہ آپ کے شوہر نے خزانہ سرکاری تلف کر دیا اور اب دولت کی دوپہر ڈھل چکی عنقریب اندھیرا ہوا چاہتا ہے۔ داماد معلی القاب کا یہ حال ہے کہ اقدر رکتے ہیں نہ اپنے مال کا پتا نشان ہی دیتے ہیں کہ اطمینان ہو۔ عالم بھر انگشت حیرت بر لب ہے کہ بغیر مہر و صداق کے پرشتہ کیوں ایک اجنبی کے ساتھ باندھا گیا۔ کیا شہزادیوں کی ناک میں کٹی تھی۔

شہزادی: اچھا پھر اس سے مطلب؟

وزیر: مطلب یہی ہے کہ حضور آج کی رات ...

دار صاحب سے ان کی بنی سادگی تھا وہیں کرتا یا
داسی ان کے قبضے میں کوئی وطن خاص کا مقبرہ ہو پاتیں
ایکے ساتھ ہی انھیں اطمینان دلادیں کہ اگر سب کچھ
ترتیب سے نواب اس سے غائب ہو گئے تو میں آپ سے
رکھیں اور کچھ زیادہ زیر بار نہ فرمائیں۔ ان کی جان
ہر طرح حضور کی خاطر اور بدنامی کے خیال سے بچائی
جائے گی۔ اگر حضور یہ لطف و حیلہ بھی نہ فرمائیں گی
تو حق تعالی العلیم کا خاص ان کے دماغ سے
تھوڑی دیر کے لیے جدا ہو جائے گا۔"

شہزادی "آپ مجھے تعلیم نہ دیجیے۔ عورتیں خود
اس کام کو مردوں سے بہتر جانتی ہیں۔"

بادشاہ "بیٹی محض تمہارے شوہر کو سمجھانے کے
لیے یہ جوا کھیلا تھا اب باقی تقدیر کے ہاتھ ہے
اگر آپ دربار کے شخصوں کو معلوم ہوگیا کہ خود [illegible]

ایک خوبصورت پارہ یا ایک فقرہ بھی جیسی تو شیر ہو جاتے
لوگ کی تنخواہیں بڑھا جانے کی کوئی دیانتی سے پوری
کرے گی۔ دیکھو اپنے ملک کو اس آفت سے بچاؤ۔"

شہزادی صاحب نے باپ کی نصیحت بھی سن لی
آداب بجا لائیں پھر انتظام ہو آئیں۔ جب میاں معروف
کھانا کھانے محل کے اندر تشریف لائے تو شہزادی نے
آداب تجارت سے بجا لایا اپنے ہاتھ سے کھانا طلب کیں
کی [illegible] کے سامنے رکھیں پھر پلاؤ نان کے
دو چار لقمے [illegible] عقل کی چیرہ دستی پر جہل کی
تیرگی غالب آ گئی۔ پھر سر [illegible] ہوش [illegible] اور
بھی مست کر دیا۔ جب میاں معروف بالکل قابو میں
آ گئے تو شہزادی نے شوہر کے [illegible] کلمات
ادا کیے "پیارے [illegible] تمہارے سوا دنیا
میں اب میرا کوئی نہیں [illegible] باپ [illegible] بھی تو
کئے [illegible] خدا سے دعا کرتی ہوں کہ تمہیں ہمیشہ
میرے ساتھ رکھے میں نے چند باتیں ایسی سنی ہیں
جن کو ظاہر کیے بغیر اب چارہ نہیں۔ میں بی بی ہوں
تم میاں ہو بی بی میاں میں کوئی بات راز کی نہ رہنا
چاہیے۔ ایک مدت سے [illegible] تمہارے
تمہارے قرضخواہ آگ [illegible] میں اور بادشاہ سلامت
[illegible]
غریب ہو آسانی سے گرفتار کر لیے جاؤ گے [illegible]
دھوکا دیا جائے گا۔ [illegible] کہ سہاگن
سے رانڈ ہو جاؤں گی۔ اسوقت کوئی تدبیر کارگر نہ ہوگی

اگر مجھے معلوم ہو جاتا [illegible] تو
تمہاری [illegible] ہوں۔ دیکھو

....

اسوقت کسی کو بھی مجھ سے زیادہ تمہاری جان عزیز نہیں
وزیر ہمیشہ سے تمہارا بدخواہ ہے۔ تم نے اس کا صرف
ایسا ہی عمل کیا ہے کہ تمہارا احسان بھی کوئی نہیں
اتنا اور کچھ رہا ہے اگر تم اسی حال سے [illegible]
تیار کر لیتے تو وقت پر [illegible] اور تمہاری
تصویر [illegible]
کر [illegible] روز نام کا برابر جاری ہے [illegible]
خدا کے لیے مجھ سے سچ کہدو کیا بات ہے"

معروف "بیگم تم سے کیا پردہ ہے اب اور خدا ہے
بیچ تم ہو میں تمہیں بتائے دیتا ہوں کہ میں کوئی
[illegible]
بی بی کا نام [illegible] ہے۔ وہ [illegible] زبان [illegible]
[illegible]
تمہارے شریف [illegible]"

شہزادی ہنسی اور کہنے لگی "خوب! تم نے
زمینداروں اور رئیسوں کے کان کاٹے۔ بھلا بادشاہ
"ذرا [illegible] گھر سے جاؤ" [illegible] کس طرح خاموش
[illegible] گا اور وزیر کو [illegible] تمہاری
کیا رعایت کرے گا۔ اگر تمہاری جان پر [illegible]
[illegible] بدنام ہو گی میں کہ ایک
[illegible] کے ساتھ بیاہی گئی اور وہ یوں [illegible]

اطلاع حسب دفعہ [illegible] مالگذاری [illegible]

بعدالت [illegible] جناب تحصیلدار صاحب تحصیل [illegible] ضلع لاہور

نمبر مقدمہ ۲۵۲

[illegible]

پائی	آنہ	روپیہ	
		[illegible]	اصل
[illegible]	6	12	خرچہ ناشی
	14		[illegible]
6	6	6	[illegible]
	13	7	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	کل

[illegible]

مورخہ ۲۱ جون

تحصیلدار [illegible]

جلد
نمبر ۲۱
مضامین
۲۲ - جون سنہ ۱۹۳۱ء

خالص اردو

سخن راست صادقان گویند
گر نظیری نہ گویی از من پرس

"ادیب" ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۹ ملاحظہ ہو۔ خالص اردو کے عنوان سے مختصر نوٹ کے ساتھ جناب آرزو لکھنوی کی ذیل کی غزل درج ملے گی۔ اس قسم کی چند غزلیں "ادیب" کے صفحات پر چھپ چکی ہیں ان غزلوں میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ فارسی و عربی کا کوئی لفظ استعمال نہیں کیا ہے اور اس کا نام "ادیب" نے خالص اردو رکھا ہے۔ گویا عربی و فارسی کا اردو میں جب تک اشتراک ہے زبان غیر خالص ہے۔ میں نے جہاں تک غور کیا یہ وہی جد و جہد فرہاد کی تیشہ آزمائی سے کچھ زیادہ حیثیت نہیں۔ ان قیود کے ساتھ غزل کا ترتیب دینا ایسا ہے جیسے ایک مسافر منزل پر پہنچنے کے لیے دانستہ وہ راستہ اختیار کرے جس میں کوہستانی علاقوں کا ہجوم، سلسلہ گھاٹیاں اور خار زار بکثرت موجود ہوں اور وہ بیچارہ منزل کے لیے اپنے ہر پیچ کو سے اور تلسے ہمت سے کر بیٹھ رہے۔

وہ تمام قیود و حدود جنکو شعرائے اردو نظر کرتے ہیں اونکی قرار دی ہیں اظہار خیالات و انشراح جذبات کیلئے کچھ کم سد راہ نہیں کہ اب یہ طرز نو مستزاد کر کے زبان کے دائرہ کو تنگ اور اسکی خوبیوں کو کم کیا جاتا۔ پوربی۔ بنگالی۔ مارواڑی۔ انگریزی ترکی۔ پشتو وغیرہ اور خاصکر فارسی و عربی اردو کا جزو لاینفک ہیں۔ فارسی و عربی الفاظ کا ترک کر دینا جن کا قوی عنصر کچھ زبان میں خالی ہے اور جن سے زبان میں طرح طرح کی گلکاری آرائشیں ہو رہی ہیں۔ ایسا ہے جیسے ایک حسین کا طاق لباس اور زیور سے عاری کر کے اسکو پھٹے ہوئے بوسیدہ کپڑے پہنا دیے جائیں۔

یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ جناب آرزو کی طبع نازک پر عربی و فارسی الفاظ ہی خصوصیت کے ساتھ کیوں گراں ہیں کہ انکے متروک کرنے کے لیے کچھ جست باندھی ہے کیا اس میں دیگر زبانوں کے بھدے اور ثقیل الفاظ شامل نہیں ہیں؟ اگر انکے نزدیک اردو ہی کا جھگڑا چکانے کی یہی کافی تدبیر ہے کہ آئندہ اردو زبان سے فارسی و عربی الفاظ بالکل نکال دیے جائیں تو یا تمام وہ سیاسی عقدے غیر ملکی اقوام کے ہجرت کرنے یا خارج البلد ہو جانے سے بآسانی حل ہو سکتے ہیں۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

ذرا غور تو فرمایئے کہ عربی و فارسی الفاظ نکال کر اُس زبان میں کیا باقی رہ جائے گا جس میں دیگر زبانوں کے معدودے چند الفاظ کے باوجود ابتک یہ صلاحیت پیدا نہ ہوئی جسکو علمی زبان کہا جا سکے۔

کیا جناب آرزو یا جو صاحب اس خالص اردو کے حامی ہیں کوئی خاص عنوان سے رجحان رکھنے کی نظر یا چند روز چند کا سد راہ آزادی کے ساتھ لکھنے پر قادر ہو سکتے ہیں؟ میں بلا خوف تردید کہ سکتا ہوں کہ ہرگز قادر نہیں ہو سکتے اور اگر بالفرض محال یکبار کسی نے دماغ کو بیجا تکلیفوں کا آماجگاہ بنایا بھی تو اسکا آل "کوہ کندن و کاہ برآوردن" کا مصداق ہوگا۔ دلیل کے لیے اس غزل کے مقابلہ میں جناب آرزو ہی کی ان غزلوں کو رکھا جائے جو موصوف نے غیر خالص اردو میں تصنیف کی ہیں تو سکتے سمجھنے میں کچھ دقت باقی نہ رہے گی کہ خالص اردو میں جو خیالات ہزار جانکاہی و تکلف ادا کیے ہیں وہ محض ہم تک نہیں ہیں جو غیر خالص اردو میں بے تکلف و بے ساختہ نکل گئے ہیں۔ اگر ملک میں اس خالص اردو کو رواج دیا جائے تو تصنیف و تالیف تو دور رہی ہم گفتگو و تبادلہ خیالات کے وقت گونگے اور بہروں کی طرح اشاروں سے کام لیا جائے گا باقی دل ہی دل میں لے کر ایک دوسرے سے رخصت ہو جائیں گے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جناب آرزو کا اس خالص اردو کی ایجاد سے کیا مقصد ہے۔

تمام مہذب ممالک کے ادیب و شاعر اپنی اپنی زبانوں کی ترقی و وسعت کیلئے رات دن کوشاں ہیں۔ ہمارے ادیب و شاعر جن سے اردو کی خدمت

ین کے تحفظ اور ترقی کی کوشش کی جاتی ہے وہ اسکی موجودہ صورت کو وسیع کرنے کی کوشش بھی کرنا فرض سمجھتے ہیں ۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

پانی میں آگ دھیان سے تیرے بھڑک گئی
آنسو میں کوندتی ہوئی بجلی جھلک گئی
کب تک یہ جھوٹی آس کہ اب آئے وہ اب آئے
پلکیں جھکیں بجھتے بجھتے نگہ تھک گئی
تاہم بھی آنسوؤں نے بیاباں تو کیا ہرا
کھوئی جو تھی لہو میں ندی آج تک گئی
دونوں کو ایک کرتی ہے بڑھ کر لگی کی آگ
اُٹھی یہاں سے آنچ وہاں تک لپک گئی
یہ دن رہا کہ سامنے کون آگیا کہ جب
پڑتے ہی چھاؤں سانپ کے پیچھے سرک گئی
کھلنا کہیں چھپا بھی ہے چاہت کے پھول کا
لی گھر میں سانس اور گلی تک مہک گئی
آنسو رکے تھے آنکھ میں دھڑکن کا ہو برا
ایسی تکان دی کہ پیالی چھلک گئی
یہ کیا [illegible] بھی بڑھتی ہے آئی ہنسی کے ساتھ
چٹکی کلی کہ پاؤں کی بیڑی کھٹک گئی
جس نے اُڑا دی ساتھیوں کی نیند اور بھوک
جی سے نہ پھر بھی آرزو اسکی اٹک گئی

از مولوی مقبول حسین خاں کیف ہیڈ ماسٹر [illegible] ہائی اسکول [illegible] شاہجہاں پور

بیشتر - جناب کا مضمون بعینہ درج کر دیا گیا - ہمارا خیال ہے کہ خالص اُردو میں شعر گوئی کا مقصد جو آپ سمجھے ہیں وہ نہیں ہے - غالباً آرزو صاحب بخیال خود ایک نئی صنعت کا نمونہ پیش کرنا چاہتے ہیں اگر وہ دوسرے شعرائے دست بستہ التماس بھی کریں کہ جائیے خالص اُردو میں طبیعت کی روانی اور رعنائی کی بانگی دکھاؤ تو شاید ایک دو مہمان بھی ان کا ساتھ دینے پر آمادہ ہوں گا - یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ خالص بہت [illegible] جب صنعت کی جگہ جدت آتی [illegible]

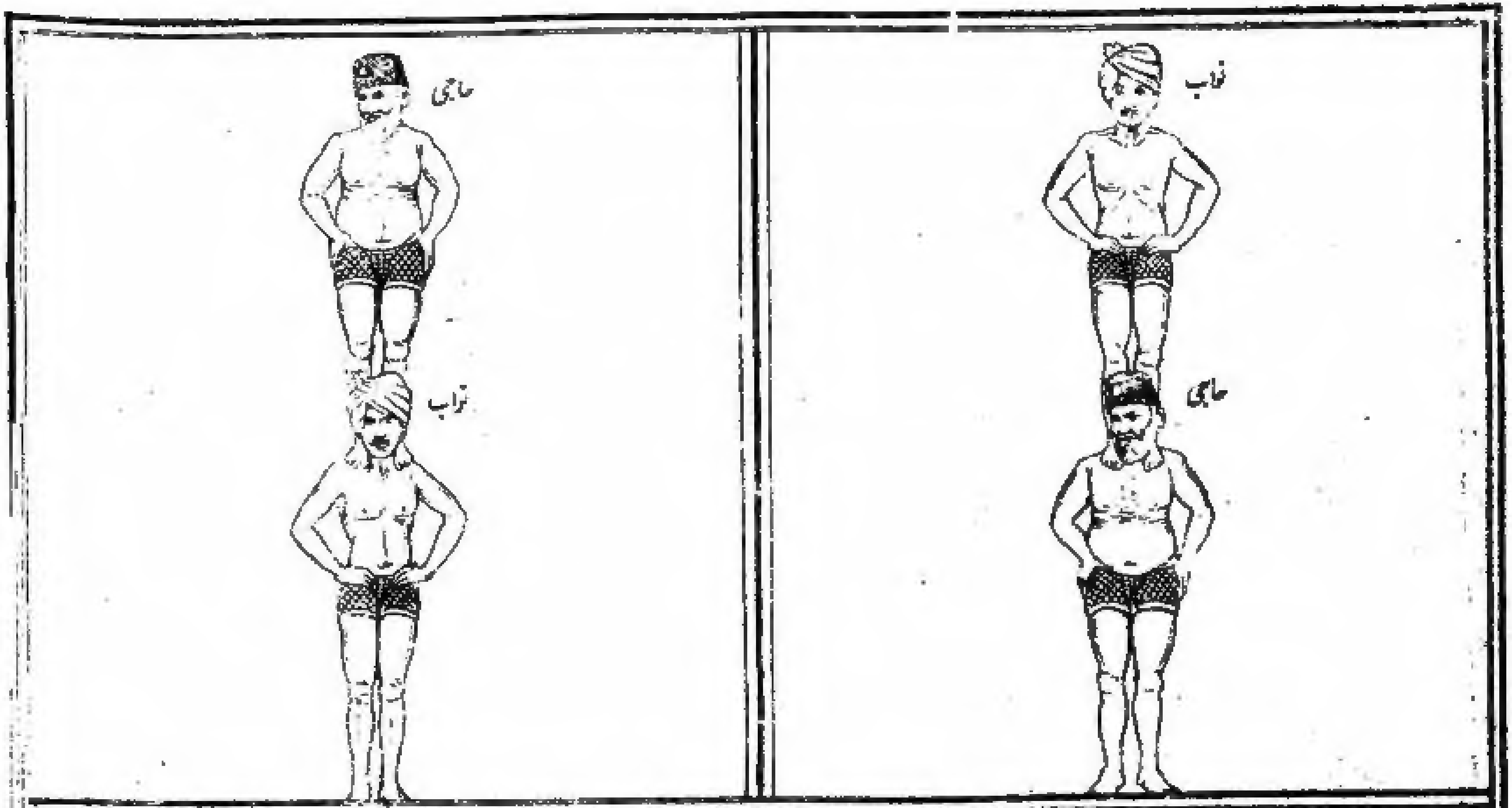
[illegible] وہ آنکھوں کے عوض نین یا انسو کے مقام پر انجھواں ، نظم فرماتے تھے اور یہی الفاظ دل کو اپنی جانب کھینچ لیا کرتے تھے - آرزو صاحب بھی اس سے واقف ہیں دیکھیے محبت کی جگہ پیار لائے ہیں پریم سے احتراز کیا - چلن کا ترجمہ ڈھنگ فرمایا - یقین ہے کہ جب کبھی مناسبات شاعری کے اعتبار سے جناب موصوف کسی اچھے خیال کو ادا کرنے کے لیے ٹھیٹھ اُردو الفاظ نہ پائیں گے تو یا اس خیال ہی سے دست بردار ہو جائیں گے یا پھر ہندی خالص کی طرف رجوع فرمائیں گے - دونوں صورتیں شاعر کے واسطے روح فرسا ہیں بلکہ [illegible] نظم فرمانا ہو اسکا جو معنی [illegible] نہیں ہے - اب یا [illegible] نظم فرما کے اُردو کو حقیقی اپنی شاعری کو بچا [illegible] یا اس خیال ہی پر [illegible] اور ہزار صنعت کمائی [illegible] کہ [illegible] صنعت ہمیں ایسی ہے زبردستی چلنے والی نہیں نہ لوگ اسکی تقلید ہی کریں گے - آپ کا فرض ہے کہ مضمون لکھنے سے قبل جناب کو خالص اُردو کے متعلقین کی فہرست سادہ بے نقش پر نگاہ کر لینا تھا - یہ تو ایک شخص نے اپنی ذات خاص کے لیے مقرر و اختیار کی ہے آپ سے کوئی نہیں کہتا کہ آپ [illegible] دائرہ سے دامن اُلجھا ہے -

[illegible] کسی بات کی طرف اس قدر تعصب کیا [illegible] تعصب ہے جیسا کہ [illegible] مجھ کو اس سے کوئی واسطہ نہیں - آپ اگر چاہیں تو شاعری خود ہی پوچھ سکتے ہیں [illegible] گھر کا دیں - مگر بھی کوئی برا نہ مانے - یہ تو دراصل افراط و تفریط کا مسئلہ - ڈاکٹر اقبال اور دوسرے مجدد [illegible] عرب کے کوہستان و ریگستان سے اوجڑ ڈھونڈھ کے نا تراشیدہ پتھر اور بھی ہوتی بالو کے ڈھیلے لائے اللہ اسی [illegible] شاعری کی دیوار اٹھانے [illegible] صرف عربی ہی نہیں فارسی نوادر کے کنکروں سے بھی اس میں کام لیتے ہیں جو الفاظ و اصطلاحات کے متصرفین نے اونچے اوپر سے تصدیق کر کے چمک دیے ہیں اور حقیقتاً ان کے معانی خود حضرت ابن عربی صاحب فتوحات مکیہ بھی نہیں سمجھ سکتے وہ انکی شاعری کا رشتہ [illegible] دنیا میں جا رہے ہیں کسی صاحب نے خوب کہ فرمایا

ع گنبد [illegible] حقیقت [illegible] ناموس ہوں
روح ریحان [illegible] عشاق ہے
[illegible] آئینہ [illegible] بیخودی
[illegible] تریاق ہے
پایا ادراک مسلم جستجوئے [illegible]
آج [illegible] وہ سنگ [illegible] آفاق ہے







"گہے زیرو گہے بالا" کی پالیسی

"اے شاباش" "بھوپالی تماشا" "واہ رے بہادر"


نیک مشورہ
بیگم صاحب! میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ اگر
پائدار خوشبو کے عمدہ عطر درکار ہیں تو
"اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ"
سے طلب فرمائیے اُن کے ٹیلیفون کا نمبر ۱۳۹
اور تار کا پتہ "دحا" لکھنؤ ہے

کو توبہ کی بدولت ختم ہوگیا اُسکے بعد جنگ
ہے کہ کوئی برابر والا مجھے پوچھے خبر لیگی تو مجھے
بچھڑنا ہیں۔ دنیا ایک طرف ہو جائے تب بھی میں
خواہ کیسی مرد کی صورت نہ دیکھونگی۔ اب جو میں
کہتی ہوں تم اسپر عمل کرو۔ وقت ضائع کرنا ٹھیک
نہیں تم ابھی اصطبل سے گھوڑا تیار کرواؤ۔ پچاس ہزار
اشرفیاں میرے پاس ہیں وہ تم اپنے ساتھ لو۔ اور
بھاگ کھڑے ہو۔ اگر زندگی ہے تو پھر مل رہیں گے
ورنہ جو قسمت میں لکھا ہے پورا ہو کے رہیگا کسی
نہ کسی ذریعے سے مجھے اپنے حال کی خبر دیتے رہنا ہیں یا
بلا سے تمہیں رنج پہنچتی رہوں گی۔ سوا اللہ کے میرے سوا
اور کوئی اولاد نہیں رکھتے۔ بعد اُنکے میں وارث
تخت ہونگی۔ تمہیں کسی نہ کسی تدبیر سے بلا لوں گی۔
معروف:۔ اچھا بیگم اب میں تمہاری پناہ میں ہوں
اتنا احسان کرو کہ صبح کاذب تک مجھے اپنی خواب گاہ کی
سے نکال دو۔ کام ہو لینے دو پھر میں اُسی دم ہیں چل جاؤنگا
شاہزادی:۔ کو لیٹے اور ہم کسی غلامت کو کیسے بھیجیں

بدست عوام کردہ ... لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

قیسہ مقدمہ

بعدالت جناب ... صاحب ... زری
رسیلنٹ ... ضلع بارہ بنکی
مرزا ... جعفر علی خان ساکن شہر لکھنؤ

بنام

سادہ ... قوم ... ساکن ... ضلع فیض آباد
پرگنہ ... مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش باتیں دعویٰ
تھا یا ... عن ... کے دائر کی ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم
بتاریخ ۲ ماہ ... ۱۹۳۱ء بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام
عدالت ... اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے
کما حقہ واقف کیا گیا ہو اور کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا
جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے
سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دعویٰ کی دو اور تم کو
لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم بنا
بنائی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔
تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکورہ تم حاضر نہ ہو
تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔
بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ... ماہ
جون ۱۹۳۱ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت مہر عدالت

دیتے ہیں۔ اچھا یوں ہی سہی۔ زلف لیلیٰ شب تاریک
وہاں سے بھی بچ نکلی تھی تھوڑی دیر میں کوروں سے
نیچے اتر گئی۔ صبح کاذب کے قریب میاں معروف
نہائے دھوئے کپڑے بدلے خدا خدا کرکے گھوڑے
پر سوار ہوئے اور ایک طرف چل کھڑے ہوئے۔
"بولتا پپیہا لیتا جا ہر پارہ" یا "... حتی یجی
الحمد" وصل آپ نے وعدہ کیا جائیگا)۔ صبح کو بادشاہ
سلامت شہزادی سے ملنے آئے اور استفسار فرمایا
کہ بیٹی تمہارے شوہر کے بارے میں وزیر کا جو

گاندھی جی



"وہ اختلافات کی غشی طاری ہے تو بلا سے۔ میں تمہیں اسی حالت سے لندن لے جاؤں گا"

خیال تھا وہ صحیح ہے؟"
شہزادی:۔ بابا جان خدا اس نگوڑے وزیر کا منہ
کالا کرے۔ بھلے کو میں نے انہیں رات ہی کو کوئی
خوف بات نہیں کہی تھی ورنہ غضب ہو جاتا جب
کر وہ آئے میں وزیر کی باتیں کتنے پیچ تھی کہ انہیں
علم ہوگئی اس نے نگاہ کے ہاتھ میں خط دیا اور کہا
محل کی دیوار کے نیچے دس غلام زرہ پہن کر کھڑے
ہیں انھوں نے یہ عرضی حضور کی خدمت میں بھیجی ہے
اور کہتے ہیں کہ ہماری طرف سے دست بستہ
بعد عرض کر دینا کہ امانت حضور کی عنقریب واپس
ہوگی۔ میں نے انکے ہاتھ سے عرضی لے کے پڑھی تو

معلوم ہوا کہ داماد بیرون ان غلاموں سے اور دیوؤں سے
لڑائی ہوئی اُنکے راہ روکنے کے باعث دوسری راہ
اختیار کرنی پڑی مہینہ بھر کی بے خبری کا یہ سبب ہے۔
اس لڑائی میں دو سو گھوڑیاں کپڑے کی تباہ ہوگئیں
باقی جو غلاموں میں سے پچاس غلام کام آئے۔ اس
خط کو پڑھ کے انھوں نے زمین پر پاس سے
پھینک دیا اور کہنے لگے خدا اُن سے سمجھے۔ دو سو
گھوڑیوں کی بھی یہ حقیقت تھی کہ انکے لیے میرے پیارے
نگینہ دو غلاموں کو مروا ڈالا۔ اور سے لگے تھے
توڑے جانے دریا ہوتا۔ میں سمجھتا
کہ میں نے اپنے غلاموں کا ...
لاحول ولا قوۃ۔ دو سو گھوڑیوں
کی قیمت ہی کیا اصلی ہے۔
ابھی میں کوئی ساٹھ ستر ہزار اشرفی
بس اتنے کے لیے مجھے اس شہر کے
سوداگروں کا قرضدار کردیا۔
نہ سمجھے کہ مجھے خرچ کی ایذا ہوگی۔
نہایت احمق لوگ ہیں عہدہ کے
انھوں نے مجھ سے اجازت باہر
جانے کی طلب کی اور سکلا کے چھٹے
اپنے غلاموں کو ہم پاس چلے گئے۔
حضور میں نے بھی بہتر سمجھا کیونکہ
کہ دیکھا تھا ایسے خوبصورت غلام تم
تھا یہ دنیا بھر میں کسی کو میسر ہونگے

ہزاریت بہت چالاک تری ہیکل۔ ... سے
پاؤں تک غرق۔ اور گھوڑوں کی تعریف ہی نہیں ...
اور خوبصورت تو ... حاجی صاحب ...
ہوگی ... معلوم ہوتا تھا ...
ہیں ... کر رہے ہیں
بادشاہ:۔ دیکھا اور وزیر ... تھا کہ میرا
داماد خدا ... ہے۔
وزیر:۔ درست ہے حضور ... لیکن ...
داماد صاحب تشریف لائیں گے تو ...
کی صورت ... کہاں ...
بادشاہ:۔ خاموش"

وزیر :۔ جیب رہنے میں قباحت ہے ۔

بادشاہ :۔ اسے وہ آج ہی ہوگا ۔

وزیر :۔ حضور خواب آپ نے بھی دیکھا ہے اب تعبیر حضور کی زبان سے سنی ۔

بادشاہ :۔ کیا کہا ہے ۔

وزیر :۔ ہی جو تقدیر میں آپ کی اعلیٰ کی حاضری کی لکھا ہے ۔

بادشاہ :۔ دیکھو جتنی چاہے ہو گستاخی کرو۔ ادھر عمل آ گیا ادھر تمہاری شامت بھی آئی تمام گستاخیوں کا ایسا بدلہ لیا جائیگا کہ ساری وزارت بھول جاؤگے ۔

وزیر صاحب اپنے دل میں ہنستے ہوئے وزارت سے تشریف لے گئے اور پیٹ پکڑ کے خوب ہنسے "بات تب قدرت کی قدم میں تھا ۔ لاکھ سمجھاتا ہوں تو مانتے نہیں جیسے کی جیتی آنکھ بھی پھر واپس ملتی ہے ۔ خیر دیکھو اونٹ کس کل بیٹھتا ہے ۔ (باقی آئندہ)

مترجم ——— فلاسفر

نقد النقد

روزنامہ " ہلال " بمبئی

بمبئی سے ایک آزاد خیال روزنامہ جاری ہوا ہے۔ " آزاد خیال " کہہ دینے سے ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے پوری تعریف کر دی اب اور کہیں ضرورت ہوا تی کہ آزادی کا خیالی پلاؤ پکانے والے اور کم نہیں تو اپنے خیالات کی قدر کریں " آداب خلافت کے بعد غرض یہ لازم ہوں کہ سال کی ہنستا رشت سرکار کی خیر خواہی میں کرم ہی لکھنے والوں کا یاد کر لیں ۔ پہلے نام جو ہلال بھی اسی تعداد وزیر ونگٹ ہی ہے اور رسالہ صدی کی ایک آئی ہے۔ ہے ایک " قدوسی مریم " نو مسیحے سے مل گیا تو سارا تاریخی کوہ گرا سکی ہی بنا کہ جوانیاں ہیں کو جھوڑ گئے ۔ ہلال پنجاب کا گلزار کام لوگ گٹھنا جانے ۔ سالانہ پانچ سے چھ قیمت ہے ۔ مسٹر غلام احمد آزاد اسکے ایڈیٹر ہیں ۔ پنچ ہمارے نام کی پہلی چکی ہوئی ہے کہ نشان ہم نہیں بتا سکتے یہ پیچھے رہی پنچ ہی گمنام ہی کا قدوں کے نام اک نام ہیں ۔ مشہور ہوئے ہیں ۔ ملتا پیچی بھی ہو جائیگی ضرور ہی نہیں ۔

سالار

"یہ نقد بھوپال ہی سے نکلتا ہے جس میں ایک کا خاص مرتبہ ہے" شیخ الملک ہر گلی کا وہاں ہوئی ہے کہ وہ صاحب ہیں جو پر بیک ہر لکھتا ہے " سالار کا آخری جو وقت ہو گیا" ذیل میں بہت سی ضروری باتیں بھی ہیں ملاحظہ :۔

• سلطنت کے کو بڑا ملک وزارت سے مرگلیت اس کی کے بھی کیا نقد ہوگا ۔ مختلف علما بھی کہا اپنے ساتھ مذہب کا جو دیا شفقت کہا اپنے مسلمانوں میں سودا کرنے والوں کی روشنی کرو دیا ہے ۔ حضرت کے بجائے ۔ ان کے خاندان سے تعلق ہے ۔۔۔۔ تعجب کی بات ہے کہ اسی کا حالات سے ہو گیا ۔ میں سمجھتا ہوں شاید ضرور ہے کہ تمام اسلامی ملکوں ہو کے ایک تحریری جلسے ۔۔۔ علما کے گلی سے چلو تو ہمیں جلسہ کر سوال پر پچھلے سے تیار کر لیا جائے کر کے ہر جلسے اس میں سلطان ابن سعود کے علاوہ اور کوئی کے مقامات پر بھی بحث ہو گی اس پر کچھ نہیں کہا گیا علاوہ گلی کی بڑی کانفرنس میں نہیں جائینگے سو اگر وہ گئے تو واپس نہیں آئینگے ۔۔۔۔ خدا کی قدرت ہے کہ جس نے کہ وہ بھی جو جلسہ بھی نہیں گزرے حاجی صاحب کی وفات کی پیش گوئی ہو گیا ۔۔۔۔۔۔۔ ۱۹ اکتوبر

فرض ہے اگر دنیا ایسے افادات کی قدر کرے اور ایسے مستجاب بزرگ کی طرف بے مہری سے دیکھے ۔

تعجب ہے کہ یہ بھی حاجی صاحب کی عنایت ہے کہ جو اسلام کے حال بالکل سنبھل رہتی ہیں ایک عنایت ہو جبر ہیں ہم سالار صاحب کا خیر مقدم کرتے ہیں ۔ مجال ہے کسی کی جو خیر مقدم سے منہ چرائے ۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہیں اعتبار نہ فرمائیں ۔ سوئی خشک آگئی ہے ۔ بال صاحب عبقری بھیجیں کے خزانہ اسکے بالی ساتھی ہیں ۔ پانچ روپیہ سالانہ قیمت ہے ۔

مولانا پنچ کی نوٹ بک

تعزیر جدید

پنچ کی کیا بات ہے ۔ پنچ کا دل کہاں نہیں ۔ بس تعزیر بیٹھ کر دوسرا پالیسی میں اک شوق بیٹھی ہے ؟

اگلے ستم ڈھانے والوں علم سمندر کے سنان تو بچے ۔ لیا مگر کو بھوک کے خیر شکستی الاولادی تعزیر تماشے سارے مدد کی کمال کی کرداری کی طرح جبل ڈالتے تھے پھر گرفت پر رنگ پچ لگاتے اور جب تک کہ پھر زندہ رہتا اسی کی طرح

گرفت کا طریقہ جو اسی سبب کاٹ کی مقابلہ میں عرب میں علاج تھا خلاصہ آزاد کی جب کے منہ میں شہر ہے مگر تحقیق سے معلوم ہوا کہ شکرکسی زندہ آدمی کا علاج کیا جاتا تھا ۔ پہلے کھڑی کی ترازو میں چڑھا یا کہ اوپر پڑی ہی ٹانگی لگاتے پھر رگ کا خون سے اس کی یا پہلے امتحان کو جاتے ۔ ایک سوت کا پھیلا کا پال رگوں کا سرے اور پھر تمام جسم کو اس کی جاتی ہیں ۔ مگر کی کھینچی کے ابھرتے ہی ابھری کی رگ کاٹ دیتے ۔ رگیں فیتے کی طرح بل کھا جاتیں اور زور سے کھینچی جاتیں ۔ زندگی تک یہ عمل جاری رہتا پھر کاٹ لیا جاتا ۔ واہ کیا عجیب رنگ تھے ۔ خیر جانے دیجیے اس دردناک ذکر کو ۔ دو تصویریں نئی سن لیجیے ۔

(۱) شیخ احمد بخش صاحب رئیس لکھنؤ صدر انجام وزارت خاندان شاہی تھے رحمۃ اللہ علی شاہ حضرت غصہ ور ہونے کے ساتھ رحیم بھی تھے ۔ خدمتگاروں سے قصور ہونا تو بنائی بات ہے متعلق اللہ ان رئیس کے خادم ہر وقت قصور وار ہی رہتے ہیں ۔ غرض کسی خادم نے قصور کیا اور شیخ صاحب کو غصہ آیا اب اشارہ ہوا " بلاؤ ۔ " بیرہ خدمتگار :۔ "حاضر ہیں حضور" ۔۔ بابا اس مردود کو ۔ حضور باندھ دیا :۔ " ۔۔۔ پھیر اس کا منہ ۔ دو دو پاری باری ۔ آؤ سے آدھا گھنٹہ ہو ۔ اب سے دو پہر تک " ۔۔۔۔ اتنا کہ سینگیاں کھنچنے لگیں ۔ چوٹے والوں اور چوٹ کرانے والوں کو سزا ۔ دونو پریشانی ۔ آخر گریہ اور سفارش پر قصور معاف ۔ معاملہ ختم ۔ نہ مارا نہ دھاڑ ۔ نہ زخم نہ بدن ۔

(۲) حال میں اودھ کی حکومت نے سابق میں کہا کہ بنائے غفلت از کار سرکاری منصبی و اہتمام محکمہ تحقیقی کمیشن " مفت خوار اور لوگوں جیسے جو ہوتا ہے روشنی انسانی ضبطہ داں جس جب تک اہل انقلاب کیا کبھی سزا دی ہے کہ دل خوش ہو گیا اس غفلت کی مفت تنخواہ لیتے رہے ۔ سوگروں کا خون کر دیا ۔ اچھا کوئی کچھ بولا گرفت سے پکڑ لیا ۔ حضرت ۔ سکو ان سے رخصت کی درخواست دیں :۔ سے ملازمت ۔۔۔ بچا ہوا ساتھیں گزرے سال کی تنخواہ بلا خدمت

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے بیچ بیچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور اُنکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا اُن کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کی گئی ہیں۔ بلعمد یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادوں کا سرمایہ ناز اسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار۔ المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ